رموزِ اوقاف

(Punctuation)

ذیل کی علامتوں کو دیکھیے اور ان کے معنی واہمیت پر غور کیجیے:

+ − × ÷ = ✓

ان علامتوں کا استعمال حساب کے سوالات حل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

اسی طرح زیر، زبر، پیش، تشدید اور جزم وغیرہ اعراب ہیں۔ان کا استعمال الفاظ کے تلفّظ کے لیے کرتے ہیں۔

کچھ علامتیں ہم عبارت میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے کہ عبارت میں جگہ جگہ ٹھہرنا بھی پڑتا ہے۔ کہیں لہجے کے اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے آواز دھیمی یا تیز کرنی پڑتی ہے۔کبھی وقفہ دینا یا لہجے کو تبدیل کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔اسی طرح کچھ علامتیں ہیں جو وقفوں یا لہجے کی تبدیلی کو ظاہر کرتی ہیں۔

"وہ خاص علامتیں جو عبارت کو صحیح طور پر پڑھنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں،انھیں رموزِ اوقاف کہتے ہیں۔"

نیچے دیئے گئے جملوں کو باآوازِ بلند پڑھیے:

	(الف)	(ب)
☆	میلے میں مرد عورتیں بچے اور بوڑھے سبھی موجود تھے	میلے میں مرد، عورتیں، بچّے اور بوڑھے سبھی موجود تھے۔
☆	زبان خیالات کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے	زبان، خیالات کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔

☆	اچانک موسم بدل گیا ٹھنڈی ہوا چلنے لگی بادل گھِر آئے اندھیرا چھا گیا	اچانک موسم بدل گیا، ٹھنڈی ہوا چلنے لگی، بادل گھِر آئے، اندھیرا چھا گیا۔
☆	تم دلّی کب آؤ گے	تم دلّی کب آؤ گے؟
☆	شاباش اسی طرح محنت کرتے رہو	شاباش! اسی طرح محنت کرتے رہو۔
☆	چٹانوں کی کئی قسمیں ہیں تہ دار چٹانیں، آتشیں چٹانیں وغیرہ	چٹانوں کی کئی قسمیں ہیں: تہہ دار چٹانیں، آتشیں چٹانیں وغیرہ۔
☆	ننگے سر ترلوچن نے کسی قدر بوکھلا کر کہا میں ننگے سر نہیں جاؤں گا	’’ننگے سر؟‘‘ ترلوچن نے کسی قدر بوکھلا کر کہا، ’’میں ننگے سر نہیں جاؤں گا۔‘‘
☆	انڈیا گیٹ (India Gate) دہلی میں ہے	انڈیا گیٹ (India Gate) دہلی میں ہے۔

ان جملوں کی روشنی میں اب غور کیجیے:

☆ ہر جملے کے آخر میں نشان (۔) لگایا گیا ہے۔

’’وہ نشان جو جملے کے ختم ہونے پر لگاتے ہیں، اُسے ختمہ ’(۔)‘ کہتے ہیں۔‘‘

☆ جہاں بولتے یا لکھتے ہوئے کچھ مختلف چیزوں کا ذکر ہو تو ہر ایک کا نام لے کر تھوڑا ٹھہرنا چاہیے۔

’’کسی ایک لفظ یا فقرے کے بعد تھوڑا سا ٹھہرنے کے لیے جو علامت استعمال کی جاتی ہے، اُسے سکتہ (،) (Coma) کہتے ہیں۔‘‘

☆ جہاں ٹھہراؤ ذرا زیادہ ہوتا ہے۔

’’سکتے سے ذرا طویل ٹھہراؤ وقفہ (؛) کہلاتا ہے۔‘‘

☆ کوئی بات کہہ کر اس سے متعلق جب تفصیل بیان کرنی ہوتی ہے۔

”وہ نشان جو کسی شخص یا بات کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے لگاتے ہیں، اُسے رابط (:) کہتے ہیں۔“

☆ جہاں سوالیہ لہجہ ہوتا ہے۔

”سوالیہ لہجے کے اظہار کے لیے جملے کے آخر میں جو نشان لگایا جاتا ہے، اُسے سوالیہ نشان (؟) کہتے ہیں۔“

☆ جہاں کسی کی بات یا قول کو نقل کیا جاتا ہے۔

”کسی کی بات کو اسی کے الفاظ میں نقل کرتے ہوئے جو علامت لگائی جاتی ہے، اُسے واوین (” “) کہتے ہیں۔“

☆ جہاں فوری حیرت، استعجاب، خوشی یا غم کا لہجہ ہو۔

”حرفِ نشاط، حرفِ تاسف یا حرفِ ندا یا جوش وجذبے کو جس نشان کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے، اُسے فجائیہ نشان (!) کہتے ہیں۔“

☆ جہاں کسی بات کی اضافی یا توضیحی شکل ہو یا دوسری زبان کا لفظ ہو۔

”کسی بات کی اضافی شکل یا دوسری زبان میں پیش کرنے کے لیے اس بات کو جس علامت کے ساتھ ساتھ لکھا جاتا ہے، اُسے قوسین ( ) کہتے ہیں۔“

اگر ہم ہموار لہجے میں بھی بولتے ہوئے آواز کے اُتار چڑھاؤ کے بغیر مسلسل بولتے جائیں تو سننے والا ہماری بات کا مطلب کچھ کا کچھ سمجھ سکتا ہے۔ اسی طرح لکھتے ہوئے بھی ہمیں اپنی تحریر میں ٹھہراؤ اور لہجوں کے مطابق علامتیں لگانی چاہئیں۔ ان علامتوں کو رموزِ اوقاف (punctuation) کہتے ہیں۔ (رموز: رمز کی جمع = نشانات، اوقاف: وقف کی جمع = ٹھہراؤ)

ذیل کے خاکے میں ان رموز کا تعارف پیش کیا جاتا ہے:

علامات	نام	استعمال
،	سکتہ	جملے میں مختصر وقفے کے لیے۔
؛	وقفہ	سکتے سے کسی قدر طویل وقفے کے لیے۔
:	رابطہ	مفصل ہم خیال مختصر جملوں کو ایسے ہی دوسرے جملوں سے جوڑنے کے لیے۔
۔	ختمہ	جملے کے خاتمے پر۔
؟	سوالیہ	جملے میں سوالیہ اظہار کے لیے۔
!	فجائیہ	جملے میں کسی جذبے یا تخاطب کے لیے۔
''......''	واوین	کہنے والے کے اپنے الفاظ لکھنے کے لیے۔
( )	قوسین	جہاں کسی دوسری زبان کا لفظ ہو۔